سخن نامہ

سخن ابتدا کر بنام خدا
سخن میرا مقبول کر تو خدا

سخن کو جنہوں نے دیا انتظام
سخن پروروں کا ہو دنیا میں نام

سخن سے رہے جگ میں مشہور عام
سخن سے رہیں شاد و خرم مدام

سخن سنج اسکا خریدار ہے
سخن کا سدا گرم بازار ہے

سخن کر لکھو میں جو اس شوخ کا
سخن عقدہ کھولے فراموش کا

سخن جان و دل کا نگہبان ہے
سخن کے شناسان قدرداں ہے

سخن سے وہی شخص لیتے ہین کام ۔ جنہین چاہیے ساتھ نیکی کے کام

۷ سخن جسکا ہو وہی مردان کار ۔ سخن ہی کرے ہے سرانجام کار

۸ سخن سے ہی عقلمند مشہور ہے ۔ سخن گر نہین ہے تو مجبور ہے

۹ سخن ہی سے ہوتا ہے کامل فقیر ۔ سخن ہی سے ہوتا ہے شاہ و وزیر

۱۰ سخن ہی سے ہوتا ہے سیر جہان ۔ سخن ہی سے ہین حرف و معنی عیان

۱۱ سخن ہر نفس فکر کرتا رہے ۔ سخن کا سدا دم ہی بھرتا رہے

۱۲ سخن سے ہے دیدار دلدار کا ۔ سخن خوش کرے دل خریدار کا

۱۳ سخن فرمان بردار محبوب ہے ۔ سخن اسکو رکھتا خوش اسلوب ہے

۱۴ سخن جسکا سچا ہے ہر بات مین ۔ نہ کہاوے وہ دہوکا کسی بات مین

۱۵ سخن ہی سے مجنون دیوانہ ہوا ۔ سخن ہی سے عاشق یگانہ ہوا

بیت ۱۶
سخن ہی پہ رانجھا ہوا تہا فقیر — سخن ہی پہ شیدا ہوئی تہی وہ ہیر

بیت ۱۷
سخن ہی پہ قائم رہا بے نظیر — سخن ہی سے پائی بدر منیر

بیت ۱۸
سخن ہی سے نام شاہان بلند — سخن ہی سے ہین عاشقان بہرہ مند

بیت ۱۹
سخن سے ہی حاتم کا ہے نیکنام — سخن کو تو کر یاد اکبر مدام

غزل در فراق معشوق

مثالِ ابر باران چشم گریان ہم ہی رکھتے ہین
ترے مانندا ے قلزم جو طوفان ہم ہی رکھتی ہین
پہنسا کے لیگیا دل کو دکہا کے پیچ زلفونکا
مثالِ یوسفِ کنعان زندان ہم ہی رکھتی ہین

اُدہر اختر سے چمکے ہین صنم کے داغ چیچک کے
اِدہر دل مین صنم داغ گلستان ہم بہی رکہتے ہین

صنم تیرے دو ابرو مین مثالِ تیغ خندان کے
اُدہر سینہ پہ اپنے زخم خندان ہم بہی رکہتے ہین

دو چشمین سرمہ آگین یار مثلِ شمع روشن ہین
اُدہر فرقت سے دلبر سینہ سوزان ہم بہی رکہتے ہین

رخِ پر نور دلبر پہ اگر زلفین پریشان ہین
بیادِ زلفِ دوتا دل پریشان ہم بہی رکہتے ہین

اگر حسنِ دو روزہ پر صنم مغرور ہے اکبر
اُدہر سے ناز برداری کا سامان ہم بہی رکہتے ہین

غزل در طلب بوسہ معشوق

جان من جانانِ من دلدار بوسہ ہمکو دو
عاشق جانباز ہون اے یار بوسہ ہمکو دو

جان و دل قربان و شیدا اپنی تجھپہ ہی کیا
آرزو بوسون کی ہے اے یار بوسہ ہمکو دو

رخ کا دو کاکل کا دو جانان خدا کیواسطے
مصحفِ عارض کا دو دلدار بوسہ ہمکو دو

ابرو کا مژگان کا دو خواہ دو سیبِ ذقن
خواہ دو مارِ سیاہ کا یار بوسہ ہمکو دو

اکبر جانباز ہے مشتاق بوسوں کا صنم
کہتا ہے ہر دم یہی دلدار بوسہ ہمکو دو

غزل در صفت معشوق

جان و دل تجھہ پہ میرا ہائے شیدا ہو گیا
عشق کا افسانہ سب پر اب ہویدا ہو گیا

حال فرقت کا کروں کس سے بیاں اے جانمن
ہمچو مجنوں میرا مسکن اب تو صحرا ہو گیا

اشکِ خونیں کی روانی اس قدر سے اندنوں
جسکے طوفاں سے صنم اک بحر پیدا ہو گیا

تجھہ سے ماہرو کی محبت میں میرا یہ حال ہے
حیف ہے دل تیرا کیوں سنگِ خارا ہو گیا

نغمۂ سوز محبت کب تلک گایا کروں
آتشِ فرقت سے جاناں شعلہ پیدا ہو گیا

یاد آتی ہے مجھے جب وصل کی جاناں وہ رات
سینہ پھٹتا ہے میرا اب وقت کیسا ہو گیا

تیغ ابرو کا مین کشتہ ہون تیرا اے نازنین ۔ قاتلا میرے قتل کا ایک چرچا ہو گیا

ہمنشینو کوچۂ قاتل مین اک دن مین گیا ۔ دیکھتا ہون اک قیامت اک ماہ پیدا ہو گیا

آسمانی تہا دوپٹہ ایک انگیا زیب تن ۔ اک نظارے سے یہہ دل قربان و شیدا ہو گیا

گلبنِ رخ پر جو جانان کے ہین دو مارِ سیاہ ۔ کاٹ کہایا ہے میرا دل زہر پیدا ہو گیا

عارضِ مصحف کی کیا تعریف جانان کی کرون ۔ قدرتِ حق کا نمایان ایک جلوہ ہو گیا

وہ میری دلبر کی ہی جادو بہری تیرِ نگاہ ۔ عاشقِ بیدل کا دل ہائے دوپارا ہو گیا

قامتِ موزونِ جانان نخل ہے شمشاد کا ۔ چستی پاجامہ ہے کیا شان دوبالا ہو گیا

وہ تیری سیبِ ذقن ہائے کیا جانان کرون ۔ عاشقِ جانباز کو ہائے دوگاڑا ہو گیا

غمزہ و عشوہ ادا و نازِ دلبر کیا کہون ۔ جنبشِ پلکان مجہی بس ایک آرا ہو گیا

پھول جہڑتے ہین منہ سے وقتِ خندہ ہے واہ واہ ۔ تابشِ دندان و مہر منیر پیدا ہو گیا

بس کمالِ حسنِ دلبر وصف کے قابل نہین
آتشِ فرقت مین جلتا ہون خبر لے دلربا
بے خبر دلبر مری مین تشنۂ دیدار ہون

وقت لکھنے کی میرا دل پارا پارا ہو گیا
خون دل کہانا ہی جینے کا سہارا ہو گیا
ڈینگ تیر اک سینے دلبر نہ الا ہو گیا

صبر کر اکبر نہو مایوس دیدارِ صنم
تجھکو سامانِ جنون ہائی یہ کیسا ہو گیا

اشتہار

کوئی صاحب مصنف کی اجازت کے
سوا قصد طبع نفرماوے

المشتہر محمد اکبر علی سوداگر پتنی تانو تگو گوداوری